

کے ذریعے سے طے پاتے ہیں اور وہی تاج، تخت اور گدی کے لیے رونق اور آرائش کا باعث ہے۔ یعنی یہ تینوں چیزیں اس شہزادے کی وجہ سے خوب صورت اور دلآویز معلوم ہوتی ہیں۔ وہ شہزادہ، جس کا سایہ ہما کی طرح مبارک سایہ ہے۔ وہ شہزادہ، جو خدا کے بندوں پر خدا کا سایہ ہے۔

۳۱- ۳۲- ۳۳- یہ تینوں شعر دعائیہ ہیں۔

لغات : مفیض : فیض پہنچانے والا، فیض رساں۔

مشرح : اے سائے اور نور کے وجود کو فیض پہنچانے والے خدا بزرگ! جب تک اس دنیا میں سائے اور نور کا وجود باقی ہے، میرے اس آقا کو، جو اپنے غلاموں کی پرورش کر رہا ہے، خزانے، تاج اور تخت کے وارث کو، یعنی جس کی ولی عہدی کا فرمان خود بادشاہ دے چکا ہے، خوش، خوش دل اور خوش خوش رکھنا اور تیری بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ غالب پر ہمیشہ مہربان رہے

اسی وقت انہیں (ذوق کا سہرا) ملا اور شر کی گلی گلی، کوچے کوچے میں پھیل گیا۔ میزرا بڑے ادا شناس تھے۔ سمجھے کہ کیا تھا کچھ اور، ہو گیا کچھ اور، اسی وقت قطعہ لکھ کر حضور میں گزانا۔ سب طرف تعریفیں ہوئیں۔ مولانا کا یہ بیان بھی ان کے اکثر بیانیوں کی طرح کمتر حقیقت اور زیادہ تر سخن آرائی ہے۔